جناب شفیق فاروقی

دار العلوم کے شب وروز

جلسہ دستار بندی و تقریب ختم بخاری شریف :

مورخہ ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۰ کو طے شدہ پروگرام کے مطابق دار العلوم حقانیہ میں تقریب ختم بخاری شریف اور جلسہ دستار بندی کا انعقاد ہوا۔ حسب روایت اس سال بھی اسی مبارک تقریب میں ہزاروں افراد نے شرکت کی بلکہ ایک محتاط اندازے کے مطابق حاضرین کی تعداد ایک لاکھ اس سے تجاوز ہو گئی تھی۔ اس موقع پر ۷۰۰ سے زائد فضلاء اور حفاظ کرام کی دستار بندی ہوئی اس دفعہ سیکورٹی کا انتظام بھی سخت کر دیا گیا تھا کیونکہ انہی دنوں کچھ ایسی افواہیں پھیلادی گئی تھیں کہ جلسہ دستار بندی کے موقعہ پر تخریب کاری کا اندیشہ ہے چنانچہ پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ حرکۃ الجہاد الاسلامی کے چاق وچوبند کارکن مختلف مقامات پر تعینات کر دیئے گئے تھے جنہوں نے اپنی ڈیوٹی بطریقہ احسن انجام دی۔

نماز ظہر کے بعد باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا سب سے پہلے حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث پر سیر حاصل خطاب فرماتے ہوئے فضلاء کو اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے تیار رہنے کی تلقین کی۔ عالم عرب کے مشہور ٹی وی چینل الجزیرہ کا نمائندہ بھی آیا تھا جس نے اس تمام جلسہ کی خفیہ رپورٹنگ کی اور پھر ٹی وی پر اس کو نمایاں انداز میں پیش کیا۔ علاوہ ازیں دیگر غیر ملکی شخصیات اور اہم افراد بھی بطور خاص اس جلسہ میں شرکت کے لئے اکوڑہ خٹک تشریف لائے تھے اور افغانستان سے امارت اسلامیہ کی طرف سے ایک اعلیٰ سطحی وفد آیا تھا جو کہ طالبان حکومت کے اہم عہدہ داران پر مشتمل تھا۔ علاوہ ازیں آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل اور نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ اجمل خٹک نے بھی شرکت کی ان ہر دو حضرات نے اس عظیم الشان جلسہ سے خطاب بھی کیا۔ یہاں اخبارات میں شائع شدہ رپورٹ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

"امریکہ افغانستان پر حملے سے باز رہے اگر امریکہ افغانستان پر حملہ کرتا ہے تو اس کے خلاف جہاد فرض ہو جائے گا۔ فلسطین کا جہاد امت مسلمہ پر واجب ہو چکا ہے بالخصوص عربوں کو فلسطینی مجاہدین کی مدد کرنا چاہیے کشمیریوں کی مدد پورے عالم اسلام کی ذمہ داری ہے۔ پاکستان میں اسلامی انقلاب کے لئے پاکستانی طالبان متحد ہو کر اٹھ کھڑے ہوں۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علماء اسلام اور دار العلوم حقانیہ کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے یہاں جامعہ دار العلوم حقانیہ کے عظیم الشان جلسہ دستار بندی اور ختم بخاری شریف میں آخری حدیث

کا درس دینے کے بعد فارغ التحصیل فضلاء اور اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ مغرب امریکہ اور سارے یہود و نصاریٰ ملت مسلمہ اور عالم اسلام کے خلاف نئی صف بندی کر چکے ہیں ان کا مقابلہ اسلامی ممالک کے حکمران سیاستدان اور جرنیل نہیں بلکہ دینی مدارس سے وابستہ علماء طلبا دینی اور جہادی قوتوں نے کرنا ہے۔ اسلیئے ہمیں بھی نئے سرے سے صف بندی کرنی ہوگی۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ صرف علماء اور طلباء اور مشائخ کے لحاظ سے پاکستان کے اس بڑے اجتماع میں پاکستان اور افغانستان سے ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ فارغ التحصیل ہونے والے ایک ہزار علماء فضلاء حفاظ قرآن کی دستار بندی اور الوداعی تقریب میں بڑے رقت آمیز اور جذباتی مناظر سامنے آئے وقفے وقفے سے ایک لاکھ کا مجمع چیخ و بکا میں ڈوب جاتا۔ مولانا سمیع الحق نے زندگی کے پرخار میدانوں میں فتنوں کا سامنا کرنے والے فضلاء سے کہا کہ آپ کے سروں پر پگڑی پھولوں کی سیج نہیں بلکہ ذمہ داریوں کے پہاڑ رکھے جا رہے ہیں۔ عالم کفر سارا آپ کے خلاف میدان میں اتر چکا ہے۔ آپ نے ایمان و یقین جہاد و عزیمت اور تدبر و فراست سے چیلنجوں کا سامنا کرنا ہے۔ افغانستان کے حکمران طالبان کے رہنماؤں‘ وزراء اور ہزاروں افغانی طالبان کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ساری دنیا کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہیں آپ نے اسلام کے عادلانہ فلاحی نظام کے قیام میں ہر ممکن احتیاط سے کام لینا ہوگا ورنہ دشمن آپکی کسی بھی خامی کو اسلامی نظام کی ناکامی کے طور پر پیش کرے گا۔ اور صدیوں تک اسلامی نظام کی راہیں محدود ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ پوری ملت کفر طالبان کے خلاف ایک ہو چکی ہے مگر طالبان کو اللہ کی نصرت پر جب تک یقین کامل ہوگا غلبہ اور فتح ان کے قدم چومے گی۔

مولانا سمیع الحق نے فلسطین میں اسرائیلیوں کے مظالم اور امریکہ کی منافقانہ چالوں کو طشت ازبام کرتے ہوئے کہا کہ پوری ملت کو اس کی حفاظت اور تقدس کیلئے اٹھنا چاہیے کہ جہاد فرض ہو چکا ہے۔ مولانا سمیع الحق نے امریکہ کو وارننگ دی کہ اگر اس نے ایک بار پھر اسامہ بن لادن کی آڑ میں افغانستان پر حملہ کیا تو پوری ملت بالخصوص پاکستان اور افغانستان کے علماء ان کے خلاف اعلان جہاد کر دیں گے۔ پھر کسی بھی امریکی یہودی اور عیسائی کو کہیں بھی پناہ نہیں ملے گی۔ دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم مولانا انوار الحق نے افتتاحی خطاب میں ملک و بیرون ملک کے گوشہ گوشہ سے آنے والے علماء کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ دارالعلوم کے استاد حدیث ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ نے خطاب کرتے ہوئے علماء اور فضلاء کو ان کی نازک ذمہ داریوں پر توجہ دلائی اور تمام مسلمانوں سے دارالعلوم کے استحکام اور ترقی کے لئے اپنا فرض ادا کرنے کی اپیل کی ۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تحریک طالبان کے مرکزی رہنما اور امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کے خاص قاصد وفاقی وزیر تعلیم و تربیت مولانا محمد امیر خان متقی نے کہا کہ آج ہمارے شہداء اور سینکڑوں فضلاء حقانیہ کی قربانیوں کے نتیجہ میں

افغانستان اسلامی نظام نافذ ہے۔ آج ہم انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں دارالعلوم حقانیہ نے ہمیں علم کی روشنی کے ساتھ ایمان و جہاد کے نور سے آراستہ کیا۔ انہوں نے علماء اور طلباء کو اس نازک موقع پر اپنی مسولیت سے عہدہ برآہ ہونے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی دھمکیاں ہماری کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کی امداد پر بھروسہ ہے کفر کی ساری دنیا کو ہمارے ساتھ نہیں بلکہ اسلامی نظام کے ساتھ دشمنی ہے۔ اکوڑہ خٹک کی سیاسی و ادبی شخصیت جناب محمد اجمل خٹک نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور مولانا سمیع الحق کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ نور ہدایت کی شعاعیں حقانیہ سے عالم میں پھیل رہی ہیں۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل نے کہا کہ میری زندگی کا بڑا اعزاز ہے کہ میں گلشن حقانیہ کے شگفتہ پھولوں سے خطاب کر رہا ہوں۔ پاکستان اور افغانستان یک جاں اور دو قالب ہے۔ ساری دنیا عالم اسلام کے خلاف صف آرا ہو چکی ہے۔ افغانستان کے طالبان نے حمیت و خوداری کی بے مثال روایات زندہ کی ہیں۔ امریکہ کے سامنے طالبان کا ڈٹ جانا اس ادارہ کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ آج جہاد کا جذبہ ایٹمی سائے میں پروان چڑھ رہا ہے ہماری نظریں طالبان کی طرف اٹھی ہوئی ہیں اور چاہتے ہیں کہ مکمل طور پر اسلام کا حسین نقشہ دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔ اس تاریخی اجتماع میں جنرل پرویز مشرف سے مکمل اسلامی نظام نافذ کرنے اور اسلام دشمن این جی اوز اور کیبل نیٹ ورک پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ جلسہ کے اختتام پر دارالعلوم حقانیہ کے سابق شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید اور شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ صاحب نے پرسوز دعاؤں سے فضلاء اور حاضرین کو نوازا۔ جس میں پورے عالم اسلام کے دعائیں کی گئیں۔"

دارالعلوم کے سالانہ امتحانات

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو دارالعلوم کے زیر اہتمام تمام درجات کے سالانہ امتحانات ہوئے۔ یہ امتحانات ۲۱ اکتوبر سے لے کر ۲۵ اکتوبر تک جاری رہے۔ جس میں طلبہ نے انتہائی نظم و نسق کا مظاہرہ کیا اور اساتذہ کرام کی ہدایات کے مطابق بھر پور محنت کی اسکے بعد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر انتظام امتحانات مورخہ ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۰ کو شروع ہوئے۔ اور ۲ نومبر تک جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئے۔

غیر ملکی ذرائع ابلاغ کی مسلسل آمد

مشہور سکالر اور تجزیہ نگار خاتون میناتجی ۵ نومبر ۲۰۰۰ بروز اتوار کو دارالعلوم تشریف لائیں۔ آپ نے مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے بات چیت بھی کی۔ آپ نے دارالعلوم حقانیہ کا معائنہ کیا۔ برٹش ہائی کمیشن کے پولیٹیکل سیکرٹری رچرڈ نکسن بھی تشریف لائے اور حضرت مولانا کے ساتھ افغانستان اور عالمی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا اس کے علاوہ حسب سابق میڈیا سے

تعلق رکھنے والے جاپان، یورپ، برطانیہ اور نیدرلینڈ کے کئی ٹیمیں بھی دارالعلوم آئیں اور اکثر نے مولانا سمیع الحق سے مفصل انٹرویو ریکارڈ کئے۔

دورہ تفسیر و دورہ میراث :

اس سال بھی حسب دوران تعطیلات دارالعلوم میں دورہ تفسیر شروع ہے حضرت شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ صاحب مدظلہ یہ دورہ پڑھا رہے ہیں گزشتہ چند سالوں سے یہ دورہ شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مدظلہ پڑھا رہے تھے لیکن اس سال امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد مدظلہ کی دعوت اور اصرار پر آپ دورہ تفسیر کے لئے صرف دوران تعطیلات عارضی طور پر قندھار چلے گئے اور وہاں پر طلبہ کی بہت بڑی تعداد اس میں شرکت کررہی ہے۔ طلبہ کے ذوق و شوق کو دیکھتے ہوئے پھر امیر المومنین کی خواہش پر آپ طالقان تشریف لے گئے اور اب وہاں پر گویا محاذ جنگ میں دورہ تفسیر پڑھا رہے ہیں۔

دارالعلوم میں ایام تعطیل یہ معمول رہا کہ دورہ تفسیر کے ساتھ ساتھ دورہ میراث کا بھی اہتمام ہوتا ہے اور یہ دورہ حضرت مفتی سیف اللہ صاحب مدظلہ پڑھاتے ہیں چنانچہ اب بھی مفتی صاحب سراجی کا درس دیتے ہیں۔

امریکہ میں مقیم پاکستانی ڈاکٹر امجد حسین کی دارالعلوم تشریف آوری :

گزشتہ دنوں امریکہ میں مقیم پاکستانی دانشور اور تجربہ کار ہارٹ سپیشلسٹ خیبر میڈیکل کالج پشاور کے پروفیسر ڈاکٹر اعجاز صاحب کی معیت میں دارالعلوم تشریف لائے۔ انہوں نے حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سے تفصیلی ملاقات کی اور طالبان افغانستان کے متعلق آپ سے انٹرویو کیا۔ موصوف امریکہ میں طالبان تحریک کے زبردست حامی ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ اور اس موقع پر مولانا سمیع الحق اور تحریک طالبان کے خلاف کے جو مضامین اور خبریں وہاں اخبارات میں آتی ہیں آپ اس کا بھرپور جواب اپنے کالموں میں دیتے ہیں۔ انہوں نے دارالعلوم حقانیہ کے تمام شعبہ جات کا معائنہ کیا۔ اور کہا کہ میں کئی دفعہ اس روڈ پر گزرا ہوں مگر مجھے اس ادارہ کی وسعت کا ایسا علم نہ تھا اب یہ ادارہ دیکھا اور اس کے تمام شعبے دیکھے تو میں اس سے بہت متاثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو ان شاء اللہ مزید ترقیات سے نوازے گا۔

افغانستان کے سفیر عبدالسلام ضعیف صاحب کی دارالعلوم آمد :

اسی دوران امارت اسلامیہ افغانستان کے نامزد سفیر برائے اسلام آباد اور تحریک طالبان کے اہم رہنما مولانا عبدالسلام ضعیف صاحب تشریف لائے اور حضرت مہتمم صاحب کے ساتھ عالمی حالات کے تناظر میں افغانستان کی صورت حال پر تفصیلی گفتگو کی۔